

نقش آغاز

افغانستان کی تحریک طالبان اور امارت اسلامی افغانستان ملا محمد ربانی اور مولانا سمیع الحق کا خطاب

پچھلے ہفتہ افغانستان کے صدر ملا محمد ربانی تحریک طالبان اور اسلامی امارت افغانستان کے اہم زعماء، وزراء کاہنہ کے ساتھ پاکستان کا اہم دورہ کیا۔ قیام اسلام آباد کے دوران ۲۵ مارچ کی شام کو اسلام آباد میں جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا سمیع الحق نے علماء اور اہم صحافی حضرات کے تقریباً ستر رکنی وفد کے ساتھ ملا ربانی اور ان کے ساتھیوں کے درمیان ایک نشست ہوئی۔ اس تعارفی اور استقبالیہ نشست میں قائد جمعیت مولانا سمیع الحق کے استقبالیہ خطاب اور جواب میں ملا محمد ربانی صاحب کے خطاب سے تحریک طالبان کے اہم اہداف و مقاصد، حکومتی طریق کار، آئندہ عزائم پر روشنی پڑتی ہے۔ وہ دونوں تقاریر اور خطابات من و عن شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ میرے واجب الاحترام عزت مآب جناب ملا محمد ربانی صاحب حفظہ اللہ اور میرے محترم علماء کرام و مہمانان گرامی یہ ہمارے لئے انتہائی خوشی اور سعادت کا موقع ہے کہ آج ہم اپنی سرزمین پاکستان میں اور پھر اپنے ساتھ ایک ایسی جماعت حقہ کو دیکھ رہے ہیں۔ جنہوں نے صدیوں بعد الحمد للہ اس گلشن محمدی کو جو امت محمدی کا اثاثہ ہیں یعنی اسلامی ممالک اس ایک ملک میں شریعت محمدی کی روشنی میں اسلامی نظام کی روشنی میں ایک اسلامی حکومت اور امارت قائم کر دی ہے۔ یہ خواب صدیوں کا خواب تھا اور جس کو پورا عالم کفر حلق ہو کر شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیا اور جہاں اس نے قدم جمائے تھے، جہاں اس کے استعماری اور سامراجی لہجہ تھے تقریباً ۵۴، ۵۳ اسلامی ممالک سب کے سب ان کے زلزلے میں تھے اور مسلمان اپنی دین، اپنی شریعت، اپنے نظام کیلئے تڑپتے ہوئے بھی اس سے محروم رکھے گئے ہیں۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے علیٰ رغم البیود والنصری، علیٰ رغم الامریکہ والبرطانیہ اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو اٹھایا، آپ کی نصرت فرمائی اور آپ کو توفیق دی اور آپ نے ایک سرزمین پر اللہ تعالیٰ کے دین کے قیام کا اعلان فرمایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاریخ کی سب سے بڑی قربانی کا نتیجہ جو عظیم جہاد افغانستان کی شکل میں چودہ، پندرہ سال دی گئی اور پندرہ لاکھ سے زیادہ افراد شہید ہوئے، لاکھوں افراد برباد ہو گئے۔ افغانستان کے غیور مسلمانوں نے علماء، طلباء اور دیندار لوگوں نے

مسلل ایک جہاد سے عزمت و استقامت کا ایک ایسا عظیم باب رقم کیا کہ میرے خیال میں پوری تاریخ میں اتنی طویل قربانی نہیں دی گئی۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جاں بحق ہونیوالے افراد کا جذبہ ایمان تھا، جس نے روس جیسے سرطاقت کو تس نس کیا۔ اس کے بعد ان کی قربانیوں کی بدولت افغانستان آزاد ہوا۔ پھر بد قسمتی سے جہادی قوتوں نے اس عظیم قربانیوں کا احساس نہ کیا اور آپس کے جھگڑوں میں پڑھ گئے۔ اور خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ ہم لوگ پریشان تھے۔ ہماری کوششیں اس وقت بھی تھیں۔ جہادی قوتوں کے سارے اکابر ہمارے بھائی تھے۔ انہوں نے اچھا رول ادا کیا تھا۔ لیکن جب لڑ پڑے ہم نے پھر اصلاح کی کوششیں کی۔ یہاں کے بہت سے مخلص لوگ جن میں سے ایک جزل (ر) حمید گل صاحب جو یہاں بھی تشریف فرما ہیں، علماء کرام نے حتیٰ کہ خانہ کعبہ کے امام کو لیکر وہاں بار بار لے گئے کہ یہ لوگ آپس کی خانہ جنگی ختم کر کے اسلامی نظام نافذ کرے۔ امن قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت آزادی کی قدر کریں۔ لیکن افسوس ساری چیزیں رائیگاں گئیں۔ ہم پریشان تھے کہ یا اللہ اتنی بڑی قربانی امت کی کیسے ضائع ہو رہی ہے۔ پندرہ لاکھ شہید ہو گئے اور میں سوچتا ہوں کہ یا اللہ تیرے دین کیلئے اس سے بڑی قربانی کون دیگا۔ بظاہر یہ لگ رہا تھا کہ وہ قربانی ضائع ہو رہی ہے۔ اتنے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت ظہور پذیر ہوئی اور وہاں کے بچے طالبان جو باہر کی قوت نہیں تھی، وہاں کے نوہال تھے، وہاں کے دین کیلئے سرفروشی کا جذبہ رکھتے تھے اور پندرہ سالہ جہاد میں مسلسل حصہ لے چکے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ ایک مثالی صورت پیدا کی کہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اٹھایا سب سے بڑا ہتھیار آپ کا نصرت خداوندی رہا۔ جب سے طالبان اٹھے ہیں نہ خانہ جنگی ہوئی نہ محاذ آرائی ہوئی نہ خون بہا اللہ تعالیٰ نے نصرت کے دروازے کھول کھول کر پوری زمین ان کیلئے مسخر کر دی اور آج الحمد للہ ایک اسلامی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ طالبان کے بارے میں یہاں بھی پہلے مختلف خدشات تھے، غلط فہمیاں تھیں لوگوں کو حقائق کا پتہ نہیں تھا اور پروپیگنڈے کا ایک طوفان اٹھ رہا تھا لیکن الحمد للہ کہ اب وہ بادل سارے چٹ رہے ہیں۔ غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں اور دشمن کا سارا پروپیگنڈہ بے اثر ہو رہا ہے اور اب پاکستانی مسلمان، عوام، علماء بھی بڑی محبت سے آپ کو دیکھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ آخری ایک قدم تھا جس کے ذریعہ امن قائم ہو سکتا۔ طالبان کا کردار اگر یہاں سامنے نہ آتا تو یہ جو یزیدی کب تک جاری رہتی اور ہمیں فکر تھا کہ خدا نہ کرے دشمن چاہتا تھا کہ افغانستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے، لیکن آپ حضرات کی بروقت اقدام نے افغانستان کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بھی بچالیا اور وہاں امن قائم کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ پورا عالم اسلام کو ایک نئی آس مل گئی ہے۔ پورا عالم اسلام ایسے

حالات میں جھکڑا ہوا ہے کہ اپنے دین، اپنی شخص، اپنے اسلام اور اپنے اسلامی نظام کی بقاء کیلئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور دشمن ہر جگہ امریکہ کے نیورلڈ آرڈر کے شکل میں برسریہ کار ہے۔ ایسے حالات میں ہمارے سیاست دانوں نے جبکہ ہمیں مایوس کیا جیسے آپ کے لیڈروں نے قوم کو مایوس کیا ہے، اسی طرح ہم بھی ایسے لیڈروں میں پھنسے ہوئے ہیں جن سے سوائے مایوسی کے، بربادی کے عوام کو کچھ نہیں مل سکا۔ اب ایک آس ہمیں بھی لگ گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ایسی صورت میں بھی شامل ہو سکتی ہے کہ اچانک ”شخصے از غیب بیرون آمد و کارے بکنید“ ہمیں بھی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ یہاں بھی ایسے ایک انقلابی قوت کو پیدا کر دیگا جو یہاں پر اسلامی نظام کے نفاذ کا ذریعہ بن سکے۔ آپ ایک نازک تجربے سے گزر رہے ہیں۔ بڑا امتحان بھی ہے آپ کیلئے اور آپ کی اس امتحان میں سرخروی عالم اسلام کی سرخروی ہے اور خدا نہ کرے اگر اس امتحان میں ڈگمگاہٹ آئی، سرخروی نہ ہوئی تو وہ ہم سب پورے ملت مسلمہ کی ناکامی ہوگی۔ اور پھر نیورلڈ آرڈر اور کافروں کیلئے کوئی راستہ روکنے والا نہیں ہوگا۔ اس لئے ہر ہر لمحہ پر ہماری ہمدردیاں اور دعائیں آپ کے ساتھ ہیں اور ہم ہر جگہ اپنے آپ کو آپ کا سپاہی سمجھتے ہیں۔ اس میں شک نہیں ہے۔ دنیا پر وہیگنڈہ کر رہی ہے اور ایسے ایسے شرمناک پروپیگنڈے ہیں یورپ کا کہ ہمارے پاس یورپ کے اکثر لوگ آتے رہتے ہیں اکوڑہ ٹنک۔ طالبان کی نسبت کی و نہ سے تمام یورپ کے میڈیا والے روزانہ وہاں پہنچتے ہیں کل بھی امریکہ کی ایک ٹیم آرہی ہے کہ طالبان کی اس مرکزی درسگاہ سے طالبان کے حالات معلوم کر سکیں وہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ طالبان کیا ہیں؟ طالبان کے بارے میں یہ تصور بھی ان کا نہیں ہے کہ یہ انسانوں کی طرح کوئی مخلوق ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے ہاں بی بی سی لندن کی ایک ٹیم آئی وہ طلبہ کے نام پوچھتے۔ تو عبدالرحمن، عبدالعزیز نام سن کر حسرت سے کہنے لگے کہ اچھا ان کے نام بھی ہوتے ہیں اور کہا کہ ہمارے ہاں تو یہ تصور ہے کہ یہ جنگی مخلوق کی طرح کوئی بے نام و نشان مخلوق ہیں۔ یہ سارا طوفان جو اٹھایا گیا ہے یہ اسلام دشمنی کی وجہ سے ہے ان کو پتہ ہے کہ یہی صحیح مسلمان ہیں، یہی صحابہ کرامؓ کے اسوہ نمونہ پر چل کر اللہ اکبر اور جہاد کا نام لیکر جب قیصر و کسریٰ جیسی قوت کے تاج و تخت کو تاراج کر دیا وہ آخر تک کوشاں رہے کہ ایسی کوئی جماعت نہ اٹھے اور جب جماعت اٹھ کھڑی ہوئی تو آپ کے خلاف طوفان بھی لازماً اٹھے گا۔ ہم آپ کا دفاع کرتے رہتے ہیں ان کو سمجھاتے ہیں کہ نہ وہ خواتین کے تعلیم کے خلاف ہیں اور نہ وہ بنیادی حقوق کے خلاف ہیں۔ انہوں نے تو بنیادی حقوق کا تحفظ کیا۔ حقوق پہلے کسی انسان کے نہیں تھے۔ کوئی محفوظ نہیں تھا، جلی گئی، حملہ ملے ایک دوسرے کو مار رہے تھے۔ ہزاروں قتل ہو رہے تھے۔ امریکہ اس وقت خوش تھا۔

عوریں محفوظ نہیں تھیں ان کی عصمتیں لٹ رہی تھی۔ طالبان آئے تو آج کوئی کسی عورت کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا۔ الحمد للہ وہاں ایسا امن وامان ہے کہ کوئی کلاشکوف لیکر نہیں سکتا۔ نہ آج کوئی چوری اور قتل کر سکتا ہے۔ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد صاحب کو ہم نے خود دیکھا کہ قندھار میں غزب کے بعد جنگل میں ایک گاڑی آئی ہم نماز پڑھ رہے تھے ہم نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لیکن جب گاڑی رکھ گئی تو ملا عمر صاحب خود گاڑی چلاتے ہوئے ایک گاڑوں سے آرہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں رات کو دیہات میں جاتا ہوں میرا فرض ہے کہ میں لوگوں کا حال دریافت کروں۔ مگر ایک طوفان، پروپیگنڈہ اٹھا ہے اور اس کا آپ نے توڑ کرنا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی بڑی ذمہ داری ہے کہ وہاں کی صحیح تصویر، صحیح رخ باہر دکھائیں۔ الحمد للہ اس وقت پوری دنیا میں واحد ملک افغانستان ہے جو امریکہ کا مقروض نہیں ہے۔ سوکھی روٹی کھالتے ہیں لیکن امریکہ سے بھیک نہیں مانگتے۔ پریس اور علماء کا فریضہ ہے کہ وہ طالبان کا صحیح رخ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ ہم سب کا فریضہ ہے کہ ہم یورپ کے پروپیگنڈے کا نوڑ کریں اور ان کو بتلائیں کہ یہاں کلچر بھی ہیں، یونیورسٹیاں بھی ہیں، میڈیکل کلچر بھی ہیں اور یہ باہر سے زیادہ فعال ہیں۔ درجنوں طالب علموں کو خود داخلہ کیلئے بھج چکا ہوں۔ وہاں خواتین کو گھر بیٹھ کر تھوہیں دی جارہی ہیں اور یہ سوچ رہے ہیں کہ ہم انشاء اللہ کواعین کیلئے باپردہ شریعت کے حدود کے اندر تعلیمی ادارے قائم کریں۔ لیکن ساری دنیا ان کے خلاف ہیں کفری دنیا کا سب سے بڑا مارگٹ طالبان ہیں۔ اس سے بڑی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ صدر کلشن کی بیوی کو سیاست سے کیا تعلق ہے۔ کلشن کی بیوی ہلیری خود کیا کیا بک رہی ہے، نہ تو وہ صدر ہے نہ اسنٹ کی کوئی عہدیدار ہے۔ مگر کلشن کے گھرانہ آئی ہے اور وہ کہتی ہے کہ طالبان سفاک ہیں، دہشت گرد ہیں، خون خوار ہیں، جن لوگوں نے امن قائم کیا، جنگی وجہ سے خون بہنا بند ہو گیا، جنگی وجہ سے اسلامی نظام قائم ہوا، اس کے بارے میں اتنی بڑی قوتیں پریشان ہیں۔ تو یہ سب ان کی حقانیت کی دلیل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صحافی، دانشور وہاں جاکر صحیح جائزہ لیں ان کی جو خوبیاں ہیں اور جس انداز سے استقامت و ایثار سے یہ لگے ہیں ان ساری چیزوں کو دنیا کے سامنے پیش کریں، کیونکہ میرے دوستو! ہم یہاں پاکستان میں جن حالات سے گزر رہے ہیں وہ ایسے حالات کیطرف جا رہا ہے کہ کسی انقلابی قوت کی ہمیں ضرورت پڑے گی، نوجوانوں کی ضرورت پڑے گی، سکولوں سے، یونیورسٹیوں سے اور مدرسوں سے اس ملک کو بچانے کا فریضہ اور رینگے۔ اس کے بغیر کچھ نہیں ہوگا۔ نہ یہ موجودہ سیاست ہمیں بچا سکتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک انقلابی مثال ہمارے سامنے ہے اگر اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی عطا فرمائے تو یہ انقلابی عمل